

اگر اُسی کے مطابق شراب نہ ملے تو تکلیفیں دُور نہ ہو سکیں گی۔ یہی حقیقت اس

شعریں پیش کی گئی ہے۔ دراصل کہنا یہ چاہتے ہیں کہ تنہا بہشت دنیوی زندگی کی مصیبتوں کا پورا بدلا نہیں ہو سکتی۔ اس کے علاوہ محبوب حقیقی کی جلوہ فرمائی

بھی ہونی چاہیے۔ نرمی جنت ہمارے خمار کی تلافی نہ کر سکے گی۔

فارسی میں بھی یہ خیال پیش کیا ہے :

جنت نہ کند چارۂ افسردگی دل

تعمیر بہ اندازۂ ویرانی ما نیست

یہاں ہمیں رنج و کدورت اور دل گرفتگی کے جن اسباب سے سابقہ پڑا رہا۔ ان کی تلافی جنت نہیں کر سکتی۔ ہم یہاں جتنی بربادی سے دوچار ہوئے ہیں، تعمیر نو کا انتظام اس کے مطابق نظر نہیں آتا، یعنی جنت کی آبادی اس دنیا کی ویرانی کا بدل نہیں بن سکتی۔

۳۔ شرح : اے محبوب! میں تیری محفل میں پہنچتا ہوں تو تیرے تغافل اور بے اعتنائی پر بے اختیار آنسو بہ نکلتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مجھے جبراً نکال دیا جاتا ہے۔ ضبط و صبر پر مجھے اختیار ہوتا تو نہ روتا۔ افسوس کہ اختیار نہیں ہے۔

رونے پر محفل سے نکالے جانے کی کوئی وجہ مرزا نے بیان نہیں کی، اسے مبہم چھوڑ دیا، کیونکہ ہر فرد کے رونے کے اسباب مختلف ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ایک یہ کہ عیش و نشاط کی بزم میں کسی کا رونا بالکل بے محل ہوتا ہے، دوسرا یہ کہ رونے سے محبوب کی رسوائی ہو، ہے۔ تیسرا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ محبوب رقیبوں پر مہربان ہے اور عاشق صادق سے بے اعتنائی برتا ہے۔

۴۔ شرح : اے محبوب! ہمارے متعلق یہ گمان بالکل بیجا ہے، کہ

ہمارا دل آپ سے مکدر ہو جائے گا، کیونکہ ہم تو سچے عاشق ہیں اور سچے

عاشقوں کے مٹنے سے بالکل بالکل ہرگز متاثر نہیں ہوا کرتے۔